قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❖ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

جلد ۷ | مورخہ ۲۴۔ جون سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق ۷ شوال سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۹۸

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں ❖

جناب ناظر صاحب تالیف و اشاعت کی طرف سے مبلغین کی جس کلاس کے جاری کرنے کا اعلان ہوا تھا۔ وہ ۲۱ جون ۱۹۲۰ء سے جاری ہو گئی ہے۔ اور مکرم حافظ روشن علی صاحب استاد مقرر ہوئے ہیں۔ جنھوں نے پڑھانا شروع کر دیا ہے۔ کورس دو سال کا ہوگا۔ فی الحال حسب ذیل اصحاب نے پڑھنا شروع کیا ہے ❖

مولوی جلال الدین صاحب۔ مولوی محمد شاہزادہ صاحب۔ مولوی غلام احمد صاحب۔ مولوی ظہور حسین صاحب۔ یہ سب اصحاب مولوی فاضل ہیں ❖

نامۂ لنڈن

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؔ۔ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۲۰ء)

رچمانڈ میں لیکچر
اخویم آگسٹو کی آمد
بی۔ اے۔ او کسن ڈاکٹر احمدی۔

رچمانڈ میں تیسرا لیکچر

۲۰ مئی کی شام کو حسب اعلان سابقہ مولوی فتح محمد صاحب سیال کا تیسرا لیکچر مسیح سلطنت برطانیہ و اسلام کے مضمون پر اٹھنگٹن ہال رچمانڈ میں ہوا۔ قابل مقرر نے حضرت مسیح موعود کی آمد آپکی امن پسند اور امن پیدا کرنیوالی تعلیم اور سلطنت برطانیہ کے لئے آپکے وجود باجود کا مفید ہونا نہایت صراحت سے بیان کیا۔ اور بتایا کہ آیندہ دنیا کا امن اس اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے قائم رہ سکتا ہے جو مسیح موعود لایا۔ اور جب تک مشرق و مغرب میں قلبی اتحاد نہ ہو۔ امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور یہ اتحاد اسوقت تک قائم نہیں ہو سکتا۔ جب تک برطانوی مسیح موعود کی تعلیم کی طرف توجہ کر کے اسلام قبول نہ کریں۔ اس کے بعد مسیح کی آمد ثانی کا حضرت احمد نبی اللہ کے وجود باجود میں پورا ہونا بیان کیا۔ اور آپکے نشانات کا ذکر کر کے حاضرین کو توجہ دلائی۔ کہ اس پیغام حق کو قبول کریں۔ اور برکت پائیں۔ تقریر کے بعد سلسلہ سوالات شروع ہوا۔ اور خوب سیر کن بحث ہوئی ❖

اخویم آگسٹو کی آمد

مجی اخویم محمد ایل آوال جیل آگسٹو پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لیگوس نائجیریا بیرسٹری کی تعلیم کے لئے لنڈن تشریف لائے ہیں۔ چونکہ ملک نائجیریا میں اب تک کوئی مسلمان بیرسٹر نہیں۔ اس لئے جماعت احمدیہ نے یہی فیصلہ کیا ہے۔ کہ برادر موصوف قانون کی تعلیم مکمل کر کے وطن واپس جائیں۔ اور نائجیریا کا پہلا مسلمان بیرسٹر احمدی ہو ❖

ہمارا مخلص بھائی بیرسٹری کے ساتھ دین بھی پڑھنا چاہتا ہے اور وہ عربی و اردو کی تعلیم جس کا آغاز لنڈن سے کریگا۔ قادیان آکر مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان کے پروگرام میں قادیان سے واپسی پہ حج کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ اور یہ سب کچھ وہ اس لئے کرتے ہیں کہ نائیجیریا میں احمدیت کا اعلان بخوبی اور عمدگی سے ہو جائے۔

جماعت احمدیہ لیگوس کا ایڈریس

جماعت احمدیہ لیگوس نے جو خدا کے فضل سے باقاعدہ اور منظم جماعت ہے۔ اپنے معزز اور ہر دلعزیز میر مجلس کو جو ایڈریس ان کی روانگی کے موقعہ پر دیا۔ اس میں سے ذیل کا اقتباس ناظرین الفضل کی ضیافت طبع کے لئے انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرتا ہوں:-

یہ جب لیگوس کے مسلمانوں کی اصلاح اور ان کو کسی نظام کے ماتحت لانے کی کوششیں افسوسناک طور پر ناکام ہوئیں تو آپ کو مشرق میں سلسلہ احمدیہ کے قیام کی خبر ملی۔ ہاں اس سلسلہ کے قیام کی خبر ملی۔ جو آخری زمانہ میں بنی نوع انسان کی اصلاح کیلئے وعدہ دیا جا چکا تھا۔ اور جس کی دنیا منتظر تھی۔ اور آپ کی سعی کے ذریعہ سے نائیجیریا نے حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود کے آسمانی پیغام کو موصول کیا اور اس عالی شان انسان پر جو دنیا کی تمام قوموں کی امید ہے نائیجیریا کے مومنین ایمان لائے۔ انجمن احمدیہ نائیجیریا کے میر مجلس ہونے کی حیثیت سے آپنے جو جماعت کے اندر اور باہر جو کام کیا ہے۔ اندرون ملک و بیرون ملک زبان زد خلائق ہے۔ اور ہمارا ایڈریس میں وضاحت سے بیان کرنے کا محتاج نہیں۔

جب ہم خیال کرتے ہیں کہ پہلا مسلمان بیرسٹر ہمارے ملک میں احمدی مسلمان ہو گا۔ تو ہماری مسرت و خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ حضرت احمد مغفور علیہ السلام کے مرسل برحق ہونے کا یہ بھی ایک ثبوت ہو گا کہ مردہ مسلمانوں میں دوبارہ جان آپ کے پیغام سے پڑ گئی ہے۔

ایڈریس کے محرر ۱۱ الداد اخویم آگسٹو کے دعا اور جماعت کے اخلاص کے گواہ ہیں اور عہدہ داران انجمن کے دستخط نائیجیرین جماعت کے عہدہ نظام کی شہادت دیتے ہیں۔ ایڈریس پر دستخط کرنیوالے ذیل کے عہدہ داران ہیں:-

ایس۔ اے۔ ایس یعقوب۔ وائس پریزیڈنٹ
قاسم آر۔ ایجبے۔ امام دین (چیف امام)
آئی۔ اے۔ ضیاء۔ نائب امام
جبریل یا ارٹن۔ جنرل سکرٹری
بی۔ وی۔ فینی موکون۔ اسسٹنٹ سکرٹری
ایم۔ اے۔ اوال۔ فنانشل سکرٹری

نائیجیریا میں آغاز احمدیت

جس سرزمین مغرب میں اللہ تعالیٰ نے سعید اروح کو مسیح موعود کے جھنڈے کے گرد جمع کیا۔ اور جہاں سے خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ عزیز ثانی خلیفۃ المسیح کا "بلال لنڈن"۔ لنڈن احمدیہ مشن میں وارد ہوا ہے (آگسٹو اس وقت میرے پاس بیٹھے ہیں) اس زمین میں روشنی کی شعاعیں کس طرح پہونچیں۔ اور خدا کے فرشتوں نے کس طرح قلوب کی زمینوں کو تسخیر کیا؟ ایسے سوالات ہیں۔ جن کا جواب لکھتے وقت میری روح حضرت احمدیت کے آستانہ پر جبین نیاز رگڑتی اور سید الرسل محمد عربی و سیدنا مسیح موعود پر درود بھیجتی ہے۔ اور حسن و احسان میں مسیح پاک کے نظیر حضرت خلیفہ ثانی کے احسانات کی شکر گذار ہوتی ہے۔

برادران لوہا پارس اور مٹی سونا ہو گئی۔ محمود کی تلوار نے ابوجہل کا سر کاٹ دیا۔ بچوں سے نبوت کی ٹوکنوں نے باتیں کیں چھوٹے بڑے کر دیئے گئے۔ اللھم صل علی محمد و علی عبدہ المسیح الموعود۔ ریویو آف ریلیجنز کے دفتر میں لاہوری پیغام ماسٹر فقیر اللہ کے پاس تھا۔ ماسٹر صاحب تنخواہ وصول کرنے قادیان آئے ہوئے تھے۔ خلیفہ ثانی کا ادنیٰ خادم راقم الحروف نیز فقیر اللہ کو اللہ کا فقیر بننے اور خلیفہ برحق کے ساتھ ہونے کا وعظ کرنے لگا وہاں پیغام کے صفحہ اول پر خواجہ شاہی بیلوٹ بلاد نیریہ میں تبلیغ اسلام کے ماتحت اخویم آگسٹو کا خط پڑھا۔ پتہ لینے اور خود لکھنے کی دھن تھی۔ احمدیت کی تبلیغ کا لمبا خط لکھ دیا۔ اسکے بعد خطوط حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ہدایات کے ماتحت لکھے جاتے رہے۔ قریباً تین سال یہ سلسلہ خط و کتابت اور ترسیل لٹریچر جاری رہا۔ تمام مسائل متعلق عدم جواز امامت غیر احمدی و ممانعت جنازہ غیر احمدیاں و نبوت مسیح موعود اور اختلافات مبائعین و غیر مبائعین پر بحث ہوئی۔ اور پورے غور و خوض و دعاؤں کے بعد اخویم آگسٹو نے حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کی۔ اللہ کے فضل سے ساحر کے سحر کا ادنیٰ بھی کوئی اثر نہیں اور رستہ ذریعہ سے بڑھتے ایک ترقی

کرنیوالی مخلص جماعت عنایت فرمائی ہے۔ ذالک فضل اللہ۔

بی اے اوکسن احمدی ڈاکٹر

ہمارا نیا احمدی بھائی ڈاکٹر اے بیوک فاروق سکنہ ترینی ڈاڈ جنکے قبول اسلام کا گذشتہ خطوط میں اعلان کیا گیا ہے۔ ریویو آف ریلیجنز کے لئے ایک مضمون لکھ رہے ہیں جو انشاء اللہ اگلی ڈاک سے ارسال ہو گا۔ اور عدوان سیاہ باطن کو بتا دیگا کہ محمدیہ احمدیہ محمودیہ مشن کے مبلغین کا تازہ نو مسلم اوکسفورڈ کا گریجوایٹ اور لنڈن رائل کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز کا تعلیم یافتہ ایف۔ آر۔ سی۔ ایس ہے۔

گاڈ کی جگہ گولڈ

گو انگلستان میں مسیحی تعصب ابن مریم کی خدائی کے بت کی تا حال پرستش کر رہا ہے۔ اور برہمنان دیر اپنی روزی کے ذرائع کو بحال رکھنے کے لئے اپنے بت کو ہر طرح سجا بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ مگر "محمود" بت شکن ہے۔ اور بت کدوں کی قسمت میں "گرجانا" مقدر ہے۔ چنانچہ لنڈن کے بعض گرجوں کے گرائے جانے کا فیصلہ زیر غور ہے۔ ان گرجوں کے گرائے جانے کے سوال پر قادر بنا ڈوڈ گنز نے اپنے ایک خطبہ میں کہا۔ "ایسٹ اینڈ لنڈن میں کئی ایک گرجوں کو متحرک تصاویر دکھانے کی تماشہ گاہوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ لوگ اب پلیئرز (Players) (تماشہ دکھانیوالوں) کو پریرز (Prayers) نمازوں پر ترجیح دیتے ہیں۔

اب شہر میں گرجوں کو گرایا جا رہا ہے۔ اور بنکوں کی تعمیر ہو رہی ہے اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ شہری اپنا معبود گاڈ God (خدا) کی بجائے گولڈ Gold (سونا) بنا رہے ہیں۔"

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

میرے لئے دینی اور دنیوی امور میں اصلاح کیلئے دعا کی جائے۔ محمد اسمٰعیل قادیان (۲) میں بیمار ہوں صحت کے لئے دعا کی جائے۔ گلاب دین رہتاس (۳) میں مرض دق سل میں مبتلا ہوں۔ اگر کسی بھائی کو اس مرض کا مجرب علاج معلوم ہو تو وہ ایڈیٹر صاحب الفضل کی معرفت مجھے بتائیں۔ دوا ہو تو ایڈیٹر صاحب کی تصدیق پر خریدنے کو تیار ہوں۔ نیز میرے لئے خاص دعا کی جائے۔ افتخار حسین۔ سنتری انسپکٹر۔ پانی پت۔ ضلع کرنال

نماز جنازہ

سید فرزند الدین کی جو ایک ہونہار نوجوان تھا اور میاں امام الدین احمدی بھینی اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے بھتیجے حکیم محمد سعید صاحب کی بیوی۔ جناب مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر ٹی ان جوبلی کالج کی بھابی صاحبہ اخو برادر عبد العزیز صاحب۔ اہلیہ اور میاں امام الدین صاحب بجام بھینی اور میاں چراغ دین صاحب مرحوم کی بیوہ (جن کا انتقال میاں مرحوم سے بھی پہلے ہوا تھا) اور شاہ محمد صاحب سرگودھا کی والدہ اور ملا بخش صاحب ساکن بھینیاں کی لڑکی اور میاں مہر دین خانساماں گارڈ روم مالا موسیٰ کی ہمشیرہ اور حافظ ظہور الدین صاحب سوداگر چرم کانپور کی لڑکی بشیرن فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۴ - جون سنہ ۱۹۲۰ء

مسٹر لائڈ جارج اور اشاعت مسیحیت

کیا مسلمان اشاعت اسلام کیطرف توجہ کرینگے

ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ مسٹر لائڈ جارج وزیر اعظم سلطنت برطانیہ نے مع دیگر وزراء نوآبادی ہائے ایک اعلان میں جو سلطنت برطانیہ سے تعلق رکھنے والے افراد اور اقوام کو مخاطب کرکے شائع کیا گیا تھا۔ یہ لکھ کر مذہبی دنیا میں ہلچل مچا دی تھی کہ:۔

"یہ بنی نوع انسان کی منتظم اور یکجہتی کی زندگی کی از سر نو تعمیر میں وہی اصول انجام کار بنیاد بنائے جائینگے۔ جن کا مرکز عیسائیت ہے۔ یعنی یہ کہ خدا کو سب کا باپ اور جہان کمیٹی ایک منشائے الٰہی تسلیم کیا جائے۔ چونکہ یہ تسلیم کرنا ہر جگہ ہر فرد واحد کی آزادانہ رضامندی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ پیغام نیکدل لوگوں سے اپیل کرتا ہے کہ ان روحانی طاقتوں کی ابدی صداقتوں پر غور کریں۔ جو امن جہان کی مستقل بنیاد کی اکیلی امید گاہ ہیں"

اس اعلان کے الفاظ گو نہایت ہوشیاری سے ترتیب دئے گئے تھے۔ تاہم چونکہ ان کا صاف اور کھلا مطلب یہ تھا کہ وزیر اعظم اور دیگر وزراء نے اپنے زیر اقتدار ان لوگوں کو جو عیسائی نہیں ہیں۔ عیسائیت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے اس کے قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔ اس لئے اعلان کے مخاطبین کے ایک حصہ نے سلطنت برطانیہ کی امور مذہبی سے گذشتہ غیر جانبداری کو مد نظر رکھتے ہوئے تشویش اور ناراضگی کا اظہار کیا۔

اگرچہ وزیر اعظم اور دیگر وزرائے سلطنت کے اس اثر اور رسوخ کو مد نظر رکھ کر جو ان کے اس اعلان سے عیسائیت کی تائید میں پڑ سکتا ہے۔ ایک گونہ خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ عیسائی مشنری جن کے لئے پہلے ہی عیسائیت کی اشاعت کے لئے کافی سے بڑھ کر آسانیاں اور سہولتیں ہیں ان کو اگر حکمران طبقہ کی کھلی کھلی تائید بھی میسر آگئی۔ تو وہ کیا کچھ نہ کرینگے۔ لیکن دراصل وہ اعلان تازیانہ تھا۔ ان غافل اور خود فراموش مسلمانوں کے لئے جنہیں اسلام کی اشاعت کا کبھی بھولے سے بھی خیال نہیں آیا کہ جب دنیا کی سب سے بڑی اور طاقتور سلطنت (برطانیہ) کا سب سے بڑا وزیر اپنی سلطنت کے قیام اور استحکام کے لئے اس امر کی ضرورت سمجھتا ہے کہ دنیا کے دیگر مذاہب کے لوگوں کو اپنا ہم مذہب اور ہم خیال بنانے کی کوشش کرے۔ تو ان مسلمانوں کو جن پر ذلت اور ادبار کی کالی گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ تبلیغ اسلام کی کس قدر ضرورت ہے۔ لیکن ہائے افسوس یہ تازیانہ بھی غیر موثر ثابت ہوا۔ اور مسلمان چند دن وزیر اعظم کے خلاف شور و شر برپا کرکے اسی غفلت میں جا پڑے جس میں پہلے تھے۔ اور اشاعت اسلام سے ایسے ہی غافل ہو بیٹھے جیسے پہلے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانوں کو شرمندہ کرنے اور غیرت دلانے کے لئے خدا تعالیٰ پے در پے ایسے واقعات ظاہر کر رہا ہے۔ جو مسلمانوں کو یہ بتاتے ہیں کہ دیکھو ایک طرف تم ہو جو باوجود دن بدن تباہ و برباد۔ ذلیل و رسوا ہونے کے اپنے مذہب کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اور اس کی اشاعت کی کوشش نہیں کرتے۔ اور دوسری طرف وہ ہیں۔ جو اس وقت دنیاوی شان و شوکت اور عروج و کمال کے انتہائی درجہ پر پہنچے ہوئے ہیں۔ لیکن اپنے مذہب کی اشاعت کی نسبت کا اتنا خیال رکھتے ہیں۔

اس قسم کا تازہ اور اہم واقعہ مسٹر لائڈ جارج ہی کی ایک اور تقریر ہے۔ جو انہوں نے حال میں کی۔ اور فرمایا:۔

"مسیحی کلیساؤں کا فرض ایک ایسی آب و ہوا پیدا کرنا ہے کہ اصلاح کا کام آسان ہو جائے۔ اور بدیوں اور برائیوں کا تسلسل ناممکن ہو جائے"

اور کہا۔ "وہ ساری دنیا اور بالخصوص جرمنی میں جو بے اتفاقی اور انتشار ظہور میں آرہا ہے۔ یہ اسی نقصان کا نتیجہ ہے۔ اور اگرچہ برطانیہ عظمیٰ اس وقت تک اس سے بچا رہا ہے۔ لیکن اس کا اثر دنیا بھر میں پھیل رہا ہے۔ اور صرف مسیحی کلیسیا ہی دنیا کو ان ہیبت ناک مصائب سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے۔ جو ارادہ و مقصد کی بے راہ روی سے پیدا ہونے ممکن ہیں"

ان الفاظ کو پڑھ کر کون ہے۔ جو اس بات کا اقرار نہ کرے کہ مسٹر لائڈ جارج باوجود ایک عظیم الشان سلطنت کے سب سے زیادہ ذمہ وارانہ فرائض ادا کرنے اور اپنے اوقات کو سیاسی گتھیوں کے سلجھانے میں مصروف رکھنے کے عیسائیت کی اشاعت کا بھی خاص خیال رکھتے ہیں۔ اور اس بات سے قطع نظر کرکے کہ عیسائیت کی اشاعت پر وہ جن امیدوں کا انحصار رکھتے ہیں۔ وہ کہاں تک صحیح اور درست ہیں۔ اور اس بات کو بھی چھوڑ کر کہ عیسائیت نے آج تک جو جو گل کھلائے ہیں وہ کہاں تک اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ "عیسائیت امن جہان کی مستقل بنیاد کی اکیلی امید گاہ ہے" اور اس طرف سے بھی آنکھیں بند کرکے کہ عیسائی سلطنتوں کی اسی جنگ نے جس کے شعلے تا حال اکناف عالم میں بھڑک رہے ہیں۔ کہاں تک اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ "مسیحی کلیسیا ہی دنیا کو ان ہیبت ناک مصائب سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے۔ جو ارادہ کی بے راہ روی سے پیدا ہونے ممکن ہیں" ہم وزیر اعظم کی اس پہلو سے تعریف ہی کرینگے۔ کہ وہ باوجود دنیاوی لحاظ سے ایک عظیم الشان منصب رکھنے اور کثیر المشاغل انسان ہونے کے تبلیغ عیسائیت کی تلقین کرنے کا وقت نکال ہی لیتے ہیں۔ اور پھر حیرت یہ ہے۔ کہ فرائض تلقین ادا کرتے ہوئے عیسائیت اور مسیحی کلیسیا کے متعلق ایسی ایسی امیدوں کا علی الاعلان اظہار فرماتے ہیں۔ جن کے باطل ہونے کو حال ہی میں غالباً اوروں کی نسبت وہ زیادہ صفائی کے ساتھ دیکھ چکے ہیں۔

اسکے مقابلہ میں مسلمانوں کی حالت کس درجہ افسوسناک اور رنج افزا ہے۔ حکومتیں مٹ رہی ہیں۔ تباہیاں آرہی ہیں۔ مصائب اور آلام میں گرفتار ہیں۔ حتیٰ کہ جینے سے بیزار ہیں۔ لیکن اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہونا حرام یا کم از کم فضول اور لغو سمجھتے ہیں۔ موجودہ حالات کو ہی دیکھ لو۔ کون مسلمان ہے۔ جسے ان مصائب اور آلام کا احساس نہ ہو۔ جن سے اسلام کی شان و شوکت اور رعب داب مٹ رہا ہے۔ اور کون مسلم ہے۔ جسے مسلمان حکومتوں کے مٹنے اور تباہ ہونے کا صدمہ نہ ہو۔ لیکن ایسی نازک اور دردناک حالت میں کیا کیا جا رہا ہے۔ جلسے کرکے رو دیا پیٹیا جا رہا ہے۔ ماتم کئے جا رہے ہیں۔ اور ایسے ایسے طریق اختیار کئے جا رہے ہیں۔ جن سے سوائے اپنے ہی نقصان کے اور کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ ہاں اگر کچھ نہیں کر رہے۔ اور نہیں کرنا چاہتے تو اشاعت اسلام کے لئے کوشش ہے۔ حالانکہ یہی وہ طریق ہے۔ جس سے پہلے مسلمانوں کو دنیا میں عروج حاصل ہوا۔ اور اسی کے ذریعہ اب یہ ذلت و ادبار کے گڑھے سے نکل سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات وہ سمجھیں کیونکر۔ جبکہ سمجھانے والوں کی آواز پر کان ہی نہیں دھرتے۔ ابھی الہ آباد میں خلافت کانفرنس کا جلسہ ہوا۔ اس میں ہمارے امام ایدہ اللہ نے معاہدہ ترکیہ

اور مسلمانوں کا آیندہ رویہ" کے عنوان سے ایک رسالہ لکھ کر اپنے خدام کے ذریعہ بھیجا۔ جس میں مسلمانوں کو پیش آمدہ مشکلات اور مصائب سے رہائی حاصل کرنے کا طریق نہایت مدلل طور پر اشاعت اسلام بتایا گیا۔ لیکن افسوس کہ اس کانفرنس نے اس نہایت ضروری اور اہم سوال کی طرف تو توجہ بھی نہ کی۔ اور کیا تو یہ کیا۔ کہ مسٹر گاندھی کو ایک مذہبی معاملہ میں سیاسی مقاصد کے لئے اپنا راہ نما بنالیا۔

کاش! مسلمان ایک طرف اپنی موجودہ مشکلات اور مصائب کو سامنے رکھ کر مسٹر لائڈ جارج کی ان ہدایات سے سبق حاصل کریں۔ کہ وہ دنیاوی لحاظ سے سب کچھ رکھنے کے باوجود باقاعدگی کے ساتھ عیسائیت کی اشاعت میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ پہلے اگر انہوں نے غیر عیسائی لوگوں کو عیسائیت کی طرف آنے کی دعوت دی۔ تو اب کلیسیا کو ہدایت فرمائی۔ کہ لوگوں کو اپنے ہاں لانے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔ حالانکہ جو سبز باغ دکھا کر وہ عیسائیت کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ انہیں خود عیسائی ہاتھ ویران اور برباد کر چکے ہیں۔ جس کا انہیں نہ صرف مشاہدہ ہے۔ بلکہ تجربہ بھی ہے۔ لیکن مسلمان سب کچھ کھو دینے کے باوجود اسلام کی اشاعت کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ حالانکہ اسلام وہ مذہب ہے۔ جس نے دنیا کو دکھا دیا۔ کہ اگر دنیا میں حقیقی امن و امان قائم ہو سکتا ہے تو اسلام ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور اسلام ہی وہ تعلیم پیش کر سکتا ہے۔ جس پر عمل پیرا ہونے سے دنیا سے فتنہ و فساد بد امنی اور بے آرامی دور ہو سکتی ہے ۔

اسوقت ہماری جماعت جو دنیا کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کی نسبت بھی نہیں رکھتی۔ محض خدا کے فضل اور اسی کی توفیق سے اشاعت اسلام میں کوشاں ہے۔ اور ہم اُمید رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں ضرور کامیاب اور بامراد کریگا۔ مبارک ہیں وہ جو اسوقت اسلام کی دردناک حالت کو بہتر بنانے کے لئے ہمارے ساتھ مل جائیں۔ کہ وہ اپنے طور پر نہ کچھ کر رہے ہیں اور نہ کر سکتے ہیں۔ اب اسلام کی ترقی صرف اسی طریق سے ہو سکتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا اور جس پر آپکی قائم کردہ جماعت چل رہی ہے۔ اور یہی وہ طریق ہے جس کے مقابلہ میں دنیا کا کوئی مذہب اسلام کے راستہ میں روک نہیں بن سکتا ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے ہر ایک مذہب اور خاص کر عیسائیت کا قلع قمع کرنے کے لئے ایسے ایسے زبردست دلائل پیش کئے ہیں کہ انکے مقابلہ میں عیسائیت قطعاً نہیں ٹھہر سکتی چنانچہ اسوقت تک کے فی الکامل میدان ہمارے مبلغین کو تبلیغی کوششیں ابتدائی درجہ

مسجد احمدیہ لنڈن کا چندہ
ہماری مالی حالت پر اعتراض کرنیوالے غور کریں

چند ہی دن ہوئے۔ ناظر صاحب بیت المال نے ایک اپیل شائع کی جس میں جماعت احمدیہ کو ذرا سخت الفاظ میں چندہ کی تحریک کی گئی تھی۔ اسپر ہمارے مخالفین نے یہ سمجھ کر کہ ہماری حالت کمزور ہو رہی اور مشکلات پیش ہیں۔ بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اور خوب بغلیں بجائیں۔ حالانکہ ان کی خوشی بالکل جھوٹی اور لغو تھی۔ کیونکہ بے شک ان دنوں مالی لحاظ سے ہمارے راستہ میں مشکلات حائل ہیں۔ لیکن اس لئے نہیں۔ کہ ہماری جماعت پہلے کی نسبت چندہ دینے میں سُست ہو گئی ہے یا کوتاہی کرتی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خاص اخراجات کی وجہ سے ہمیں بہت سا روپیہ صرف کرنا پڑا ہے۔ جنمیں سے ایک خاص مد "مسجد احمدیہ لنڈن" کا چندہ ہے۔ اس میں ہماری جماعت نے جس جوش و خروش سے چندہ دیا۔ وہ مخالفین سے بھی خراج تحسین لئے بغیر نہ رہا۔ لیکن وہ لوگ جو ہر وقت ہم پر زبان طعن دراز کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ انہوں نے ہمارے اخراجات کی طرف سے آنکھیں بند کر کے چندہ کی اپیل پر بے ہودہ اعتراضات شروع کر دئے۔

حال میں "مسجد احمدیہ لنڈن" کے چندہ کی مارچ ۱۹۳۰ء تک کی جو فہرست شائع ہوئی ہے۔ اس کو دیکھ کر ہمارے مخالفین کی کسی قدر آنکھیں کھلی ہیں۔ چنانچہ معاصر پرکاش کو وہ بھی ان معترضین میں شامل تھا۔ جنہوں نے چندہ کی اپیل پر نوٹس لیا تھا۔ اپنے ۲۰۔ جون کے پرچہ میں لکھتا ہے :-

"لنڈن میں مسجد احمدیہ کیلئے جو چندہ وصول ہوا ہے۔ اس کی مکمل فہرست شائع ہو گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مارچ ۱۹۳۰ء تک اس مد میں ۶۵۰۴۸ روپے وصول ہوئے ہیں۔ یہ بذات خود احمدیوں کی سرگرمی کا نشان ہے کہ ایک لاکھ میں سے ۶۵ ہزار جمع ہو چکا ہے لیکن فہرست میں جو بات خاص طور پر ہماری توجہ کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ چندہ ۲۱۰ جگہوں سے آیا ہے۔ اور ایک ایک جگہ میں کئی دینے والے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام میں احمدیہ جماعت کے خیالات پھیل رہے ہیں۔ اگر کوئی ایک امیر احمدی اس تحریک کے لئے پچاس ہزار کی رقم دے دیتا۔ تو اتنا قابل تعریف نہ تھا جتنا سینکڑوں آدمیوں کا اس رقم کو جمع کرنا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ باقی ۳۵ ہزار بھی جلد جمع ہو جائینگے ۔"

اس کے ساتھ ہی پرکاش آریوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے :-

"کیا آریہ پرش اس واقعہ سے کوئی سبق لینگے۔ وہ بھی تو سارے سنسار میں ویدک دھرم کو پھیلانے کے دعویدار ہیں۔ وہ ذرا اپنے ویدپرچار فنڈ کی طرف نگاہ ڈالیں۔ اسی فنڈ کے ذریعہ تو ویدک دھرم کا پرچار ہو گا۔ ایک اپیل پر احمدی ۶۵ ہزار روپیہ جمع کر دیتے ہیں۔ کیا آریہ سماجیوں میں یہ جوش ہے کہ لنڈن میں ویدک دھرم کے پرچار کیلئے وہ ایک لاکھ جمع کر دیں۔ اس کا جواب آریہ لوگ اپنے دلوں سے دیں ۔"

معاصر پرکاش کے مندرجہ بالا الفاظ ہم نے اس لئے شائع نہیں کئے۔ کہ ہم مخالفین سے داد طلب کریں۔ بلکہ اس لئے لکھے ہیں کہ ہمارے وہ تیرہ باطن حاسد جو ہماری مالی حالت پر معترض ہوتے ہیں ان پر واضح ہو جائے۔ کہ اگرچہ ہم غریب اور مفلس ہیں لیکن خدا کی راہ میں خرچ کرنے میں خدا کے فضل سے ان کے امیروں سے سبقت رکھتے ہیں۔ اور دن بدن ہمارا یہ جذبہ بڑھ ہی رہا ہے کم نہیں ہو رہا۔

اس جگہ ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ مسجد احمدیہ لنڈن کیلئے چندہ کی اپیل جنوری ۱۹۲۰ء میں ہوئی تھی۔ جس سے مارچ ۱۹۲۰ء تک یعنی صرف تین ماہ میں ۶۵ ہزار روپیہ نقد فراہم ہو گیا۔ اور اب دفتر بیت المال سے جو تازہ اطلاع اسکے متعلق ہمارے پاس پہنچی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ۱۵۔ جون ۱۹۲۰ء تک کل نقد چندہ کی رقم ۷۸۴۶۱-۱۳ تک پہنچ چکی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ۔

اس دواء کا علم نہ ہو۔ اس وقت تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا قول کی تصدیق ایک بار نہیں۔ بلکہ کئی بار ہو چکی ہے۔ کیونکہ کئی ایک ایسی بیماریوں کے جن کو لا علاج سمجھا جاتا تھا۔ کامیاب علاج نکل آئے ہیں۔ اور جوں جوں علوم میں ترقی ہو رہی ہے۔ اس قول کی صداقت ثابت ہو رہی ہے چنانچہ مرض جذام جس کے قطعی اور حکمی علاج سے آج تک کی انگریزی اور یونانی طب بالکل تہی سمجھی جاتی تھی۔ اس کے متعلق اخبارات میں حسب ذیل خبر شایع ہوئی ہے کہ

"جنوبی امریکہ کی ریاست برازیل کے دار الصدر ریو ڈی جنیرو سے تار آیا ہے۔ کہ وہاں کوڑھ کا ایک جدید اور عجیب و غریب علاج دریافت ہوا ہے۔ جس سے وہاں کے ایک کوڑھی خانہ کے کئی مریض بہت جلد صحت یاب ہو گئے ہیں۔ علاج نہایت سادہ ہے۔ یعنی برازیل میں ایک ایسا درخت ہے کہ اس کا رس زہریلا اور اس قدر زہریلا ہوتا ہے کہ انسان اگر ذرا سا بھی کھالے۔ تو فی الفور مر جائے۔ مگر کوڑھی اس کو کھا کر نہیں مرتا یہ زہر کوڑھیوں کو کھلایا جاتا ہے۔ مگر پہلے تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ خوراک بڑھائی جاتی ہے۔ اس سے خود بخود زخم اچھے ہونے لگتے ہیں۔ اور چند روز میں مرض کا نشان تک باقی نہیں رہتا۔"

(مخبر عالم مراد آباد۔ ۸ر جون ۱۹۲۰ء)

دُنیا دیکھے اور غور کرے۔ کہ نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلام کی جو آج سے کئی سو سال قبل اس ملک اور اس زمانہ میں کیا گیا جبکہ عام طور پر جہالت کا دور دورہ تھا۔ واقعات عالم کس طرح تصدیق کر رہے ہیں ؏

مولوی ثناء اللہ کو جواب

۱۴۔ اپریل کو مولویان امرتسر نے بندے ماترم ہال اور اس کے باہر جو حیا سوز اور خلاف انسانیت حرکات کیں ان کی نامکمل تصویر ہم ناظرین کے روبرو پیش کر چکے ہیں۔ ان مضامین میں جو کچھ تھا۔ وہ حقیقت اور واقعیت تھی۔ اس لئے ملایان امرتسر باوجود اپنی کلہ درازی کے ان واقعات کی تکذیب و تردید نہ کر سکے مولوی ثناء اللہ نے بھی حسب عادت اکاذیب کی اشاعت کی تھی۔ لیکن جب ان کے خلاف واقعات کا اظہار کیا گیا۔ تو مولوی صاحب کسی ایک بات کی بھی تردید نہ کر سکے۔ ہاں ایک بات پر وہ بہت مصر ہیں اور وہ یہ کہ الفضل میں جو یہ لکھا کہ مولوی ثناء اللہ بھی ہال کے باہر دیکھے گئے۔ اس کے متعلق پہلے تو انہوں نے لکھا کہ میں مجمع تقریر میں نہیں گیا۔ پھر اب یہ کہتے ہیں کہ میں ہال کے باہر والے مجمع میں بھی نہ تھا۔ اسکے جواب میں ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کو ہال کے اندر جانے سے انکار ہے۔ تو یہ محض بے سُود۔ کیونکہ ہم نے کہیں نہیں لکھا کہ آپ ہال کے اندر گئے تھے۔ اور اگر اس بات سے انکار ہے۔ کہ آپ نے اسوقت ہال کے باہر والے مجمع میں مخالفانہ حصہ نہیں لیا۔ تو ہم یہ بھی نہیں کہتے۔ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ وہاں دیکھے گئے۔ اور یہی ہم نے لکھا جس بناء پر یہ لکھا گیا۔ وہ ہم پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر پہلے آپ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کیں کہ اس دن جبکہ مولوی عطاء اللہ اپنی بکواس میں مصروف تھا آپ اس مجمع میں سے نہیں گذرے۔ اور لوگوں نے آپ کو مبارکباد نہیں دی۔ اس کے بعد ہم اپنی طرف سے شہادت پیش کرینگے ؏

ہر ایک کو مذہبی آزادی ملنی چاہیئے۔

چند دن ہوئے ہم نے "افغانستان میں مذہبی آزادی کی لہر" کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں جلالتمآب امیر صاحب کابل سے گذارش کی تھی۔ کہ جس طرح انہوں نے حال میں اپنی ہندو رعایا کو مذہبی مراعات دی ہیں۔ اسی طرح ہماری جماعت کو بھی مرحمت فرمائیں۔ اس مضمون کا اقتباس درج کرتے ہوئے آریہ معاصر پرکاش اپنے ۲۰ر جون ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:۔

"ہم بھی بزور سفارش کرتے ہیں کہ کابل میں احمدیوں کو پوری مذہبی آزادی دی جائے۔ کسی بھی ملک میں کسی بھی شخص کو اپنے مذہبی خیالات کے اظہار میں کوئی بندش نہ ہونی چاہیئے"

واقعہ میں ہر ایک منصف مزاج اور انصاف پسند انسان یہی کہیگا کہ ہر مذہب و ملت کے لوگوں کو مذہبی معاملات میں پوری پوری آزادی ہونی چاہیئے۔ اور ہم دولت افغانیہ کے موجودہ حکمران جناب امیر امان اللہ خان صاحب کی روشن ضمیری اور رعایا پروری سے بعید نہیں سمجھتے۔ کہ وہ اپنے ملک میں مذہبی آزادی کی لہر کو ہر ایک فرقہ اور ہر ایک مذہب کے لوگوں تک وسیع فرمائینگے۔ کیونکہ رعیت کے قلوب کلیتہً اپنے ہاتھ میں لینے کا یہ ایک کامیاب اور تجربہ شدہ طریق ہے ؏

ہم امید رکھتے ہیں کہ جناب علامہ سردار محمود طرزی وزیر خارجہ دولت افغانیہ جو حُسن اتفاق سے ان دنوں ہندوستان میں ہی بحیثیت صدر وفد افغانیہ تشریف رکھتی ہیں۔ ہماری اس گذارش کو اعلیحضرت امیر افغانستان کے حضور پہنچا دینگے۔ اور خود بھی حتی الامکان سعی فرما دینگے ؏

تعدد ازدواج اور ایک پنڈت صاحب

جناب مفتی محمد صادق صاحب کو امریکہ گورنمنٹ نے جب اس بناء پر اپنے ملک میں تبلیغ اسلام سے روکا۔ کہ ان کا تعلق ایک ایسے مذہب سے ہے جو تعدد ازدواج کو جائز قرار دیتا ہے۔ تو آریہ اخبارات نے اسلام پر یہ آوازے کسے۔ کہ موجودہ روشنی کے زمانہ میں اسلام کو اپنے بعض مسائل میں تبدیلی کرنی پڑیگی۔ اور مسلمانوں کو عیسائی ممالک میں داخل ہونے کے لئے تعدد ازدواج کے عقیدہ کو خیرباد کہنا پڑیگا۔

اسکے جواب میں ہمارے اخبار میں کئی ایک مضمون چھپ چکے ہیں۔ جنمیں کئی طریق سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کی روشنی میں اسلام کو اپنے کسی مسئلہ میں تغیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ روشنی دیگر مذاہب کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ اسلامی مسائل کے سامنے اپنی گردن خم کردیں۔ اور خاصکر تعدد ازدواج کے مسئلہ پر عمل کرنے کے لئے تو اس درجہ مجبور ہو رہے ہیں کہ علی الاعلان اسپر عمل پیرا ہونے کی تلقین کر رہے ہیں۔

معلوم نہیں ہمارے ان مضامین سے آریہ اخبارات کی تسلی ہوئی یا نہیں۔ اگر نہیں ہوئی۔ تو اب تعدد ازدواج کے متعلق ایک مشہور اور معزز پنڈت ٹھاکر دت وید شرما کے حسب ذیل الفاظ سے تو ضرور ہو جانی چاہیئے۔ جو انہوں نے ایک ہندو اخبار میں لکھے ہیں کہ:۔

"اب لڑائی اور بھی انقلاب لایا چاہتی ہے۔ کئی لوگ یہ تجویزیں کر رہے ہیں۔ کہ یورپ میں بھی کثرت ازدواج کو رواج دیا جاوے۔ لڑائی سے مرد کم ہو گئے ہیں۔ عورتیں زیادہ ہیں۔ حرامکاری زوروں پر ہے۔ سادی زندگی میں سخت پرہیزگاری کی امید کرنا عبث ہے۔ اس کا حل سوائے کثرت ازدواج کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ لڑائی کے دوران میں اسقدر حرام کے بچے پیدا ہوئے ہیں کہ انکے نام لڑائی کے بچے رکھ کر انکی حفاظت کی فکر ہو رہی ہے"

کیا آریہ معاصرین اس مشکل کا حل کوئی بتا سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو انہیں بھی

حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے چند سوالات کے جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں

دوسرا سوال بعض پیشگوئیاں مرزا صاحب کی پوری نہیں ہوئیں

جواب اگر اس سوال کا یہ مطلب لیا جاوے۔ کہ بعض پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ تو ایسی کوئی پیشگوئی حضرت مسیح موعود کی نہیں۔ ہاں اگر اس کے یہ معنے سمجھے جاویں۔ کہ بعض پیشگوئیوں کے معنے سمجھنے میں غلطی لگی۔ اور اس رنگ میں پوری نہیں ہوئیں جس رنگ میں حضرت صاحب نے انہیں سمجھا تھا۔ تو حضرت صاحب کی سینکڑوں پیشگوئیوں میں سے نہایت ہی قلیل تعداد ایسی ہے۔ اور خدا تعالٰے کی طرف سے نازل ہونیوالے کلام الٰہی کے سمجھنے میں غلطی کھا جانا کئی نبیوں سے ثابت ہے۔ رسول کریمؐ کی نسبت خود احادیث میں آتا ہے۔ ہجرت کے متعلق جب آپ کو خبر دی گئی تھی۔ تو آپ نے مدینہ کی بجائے یمامہ سمجھ لیا تھا۔ مگر بعد میں مدینہ ثابت ہوا۔ عمرہ کے متعلق جو رویا ہے۔ اس کا ذکر تو قرآن کریم میں ہی آتا ہے۔ ابو جہل کے بیٹے کے مسلمان ہونیکی رویا کے متعلق بھی اسی طرح آپ کو تشبیہ ہوئی۔ غرض کلام الٰہی کے سمجھنے میں غلطی ہو جانا یہ کلام کے جھوٹا ہونے کی علامت نہیں ہوتی بلکہ یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے۔ کہ صاحب وحی اپنے پاس سے بنا بنا کر الہام نہیں سنا رہا۔ ورنہ اس قسم کی غلطی وہ نہ کھا سکتا۔ ان پیشگوئیوں کی مثالیں جو آپ نے درج کی ہیں۔ ان میں سے محمدی بیگم کے متعلق ایک مختصر مضمون آپ کو بھجواتا ہوں ؂ (رسالہ تشحیذ کا مطبوعہ مضمون)

اہل ہنود کا اسلام کے قریب آنا

(ب) اس کے متعلق میں نہیں سمجھتا۔ کہ کسی شخص کو اس میں کس طرح شک ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو اندر ہی اندر اسلام قبول کرنیکی تیاری کر رہے ہیں۔ اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آتے جاتے ہیں۔ اس کلام کے ہرگز یہ معنے نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ خفیہ مشورے کر رہے ہیں۔ کہ ہم اسلام قبول کر لیں۔ بلکہ یہی معنے ہو سکتے ہیں۔ کہ ان کا تمدن اور رویہ اسلام کی شباہت اختیار کر رہا ہے۔ اور یہ بات بڑی یقینی ہے۔ آج سے تیس سال پہلے جو شرک کی حالت ہندوؤں کی تھی وہ آج کل کہاں ہے۔ چاروں طرف سے شرک سے بیزاری کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ اور بیسیوں ہندو رسومات کو ترک کیا جا رہا ہے۔ اور اب ان میں ایسی سینکڑوں باتیں نہیں ہیں۔ جو پہلے ان میں پائی جاتی تھیں۔ اور اسلام کے خلاف تھیں۔ پس آج وہ اسلام کے بہت قریب ہیں بہ نسبت تیس سال پہلے کے۔ لیکن گو حضرت صاحب کے اس کلام کے جس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے یہ معنے نہیں۔ کہ اہل ہنود مسلمان ہونے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔ لیکن حضرت صاحب کے اور الہامات سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ اسلام آہستہ آہستہ اور مذاہب کو کھا جائے گا خصوصاً ہندو مذہب کو۔ اور ہندوؤں کی نسبت بھی یہی یقین ہے۔ کہ وہ اسلام میں داخل ہونگے۔ مگر ہر ایک کام اپنے وقت کو چاہتا ہے رسول کریمؐ کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ آپکے ذریعہ سے اسلام کو سب مذاہب پر غالب کرے گا۔ مگر ابھی مسلمان کہلانے والے دنیا کا چوتھائی حصہ بھی نہیں۔ حالانکہ تیرہ سو سال گذر گئے۔ اور اب جو موجود ان کی حالت ہے۔ وہ ایسی نہیں۔ کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں تو آپ فرما سکیں۔ کہ اتنے کروڑ امتی میرے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض تعلیم یافتہ لوگ سلسلہ کی طرف آ رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کو ضرور توجہ ہے۔ مگر ابتدائی حالات ہلال کی طرح ہوتے ہیں۔ جو مشکل سے نظر آتے ہیں۔ مسٹر محمد احمد ساگر چند صاحب بیرسٹر ایٹ لا کا اسلام بھی انہی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ ایسے تعلیم یافتہ آدمی اس سے پہلے کم ہی ہندوؤں میں سے اسلام کی طرف آئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی کئی روحیں ہیں۔ جو ظاہر اعلان تو نہیں کر سکتے لیکن اس بات کیلئے کوشاں ہیں۔ کہ اندر ہی اندر اپنے مذہب میں اسلام کو پھیلائیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے چاہے تو جلد ہی آپ دیکھ لیں گے۔ کہ ہندوؤں کا اسلام کی طرف مائل ہونے کا سلسلہ بھی نمایاں طور پر شروع ہو جائے گا ؂

مسیح موعود صلح ساتھ لائیگا

تیسرے مسیح موعودؑ کی یہ علامت کہ وہ صلح کو ساتھ لیکر آئیگا۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ مسیح موعودؑ اپنے ساتھ صلح لایا اور اس نے جہاد کے متعلق غلط خیالات لاکھوں مسلمانوں سے چھڑوا دئے۔ یا تو قریباً ہر ایک مسلمان ایسے باطل خیالات میں مبتلا تھا اور اب لاکھوں آدمی مسیح موعودؑ کی جماعت سے باہر بھی ایسے خیالات سے متنفر ہیں۔ حتیٰ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہوں نے حضرت صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ انہوں نے بھی حضرت صاحب کے دعویٰ کے بعد ایک رسالہ خونی مہدی کے انکار کے متعلق لکھا۔ پھر ساری دنیا کیلئے بھی آپ صلح لیکر آئے ہیں۔ کیا دنیا میں کبھی کوئی ایسی صلح بھی ہوئی ہے۔ جس سے پہلے جنگ نہ ہوئی ہو۔ یہ خطرناک جنگ اس بات کی علامت ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے دنیا میں بڑے زور سے امن کی اور صلح کی کارروائی کی جاویگی۔ یہ ایک مسلمہ قانون قدرت ہے۔ کہ جب ایک خاص قسم کی رو چلتی ہے۔ تو اپنے کمال پر پہنچ کر پھر لوٹتی ہے۔ پس یہ جو جنگ کی چلی ہے یہ بھی ایک اس بات کی علامت ہے۔ کہ اب اس کے بعد صلح کی ایک لہر بھی اٹھے گی۔ جو اس سے بلند ہوگی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ ؂

اسلام کی ترقی

لم۔ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ اس الہام میں اسلام کی ترقی کا اشارہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ اسکا تنزل ہو رہا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ اس الہام میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ محمدی ترقی کرینگے۔ اب جو لوگ خود محمد رسول اللہؐ کو زیر زمین دفن کرکے حضرت عیسےٰؑ کو آسمان پر جا چڑھائیں۔ وہ محمدی کہلانے کے مستحق کہاں رہے۔ وہ تو مسیحی ہو گئے۔ جب رسول اللہؐ کی ساری عزتیں چھین چھین کر ظالموں نے حضرت عیسیٰؑ کو دیدیں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت اپنے برگزیدہ نبی۔۔ کیلئے نہ بھڑکتی۔ اور ان کی عزتیں چھین چھین کر مسیحیوں کو نہ دیتی۔ پس ان لوگوں کی ذلت اسلام کی ذلت نہیں۔ باقی رہی اسلام کی ترقی اسکے متعلق دیکھئے۔ یا تو کسی وقت کسی زمانہ میں عیسائیت اسلام کو مذہبی طور پر کھا رہی تھی۔ یا اب عیسائیت کے قلب پر اسلام حملہ کر رہا ہے۔ اور اسلام کو دلائل کے ساتھ مسیح موعودؑ نے ایسی فوقیت دیدی ہے۔ کہ مسیحیت اندر ہی اندر کانپ رہی ہے۔ آپ کو تو عیسائیوں کی کتابیں پڑھنے کا موقعہ نہیں ملا ہوگا۔ بڑے بڑے یورپین مصنف جو مذہبی دنیا میں بڑے مانے جاتے ہیں۔ اس بات کو صریح طور پر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ احمدیہ لٹریچر نے عیسائیت کے رستے میں بہت بڑی روک پیدا کر دی ہے چنانچہ ۱۹۱۰ء کی مشنری کانفرنس میں اس کا اقرار بھی کیا گیا تھا۔ اسی طرح مسلم ورلڈ جو ساری مسیحی دنیا کا آرگن ہے۔ اس میں ہمارے ترجمہ قرآن کریم کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ اس لٹریچر کے شائع ہونے پر ساری دنیا فیصلہ کر سکیگی کہ عیسائیت کی فتح ہوگی یا اسلام کی غرض اسلام کو تنزل نہیں۔ اسلام ترقی کر رہا ہے۔ ہاں محمد رسول اللہؐ کی ہتک کرنیوالے تنزل کر رہے ہیں ہمارا قدم تو خدا تعالےٰ کے فضل سے آگے ہی آگے پڑ رہا ہے ؂ (باقی آئندہ)

علماء اہلحدیث سے ضروری استفسارات

نمبر ۱

ا بخاری شریف میں پہلی حدیث نزول عیسیٰ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً الی اخرہٖ کو روایت کرکے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ واقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہٖ قبل موتہٖ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً۔ اور دوسری حدیث اسطرح پر روایت کرتے ہیں قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ یعنی یہ کہ ابن مریم تم میں نازل ہونگے۔ اور وہ تمہارے امام تم میں سے ہونگے۔ تیرہ سو برس سے لیکر آج تک تقریباً تمام علماء اسلام ابوہریرہ رضہ کے قیاس کی تقلید میں قرآن مجید سے نزول عیسے علیہ السلام کو ثابت کرنے کے لئے آیتہ وان من اھل الکتاب سے قاطعتاً استدلال کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ بعض محققین نے آیتہ کے عموم کو مدنظر رکھ کر اس کی تخصیص سے انکار کیا ہے۔ مثلاً زجاج جن کی نسبت تفسیر خازن میں ہے۔ قال الزجاج ھذا القول بعید یعنی قول من قال ان ایمان اھل الکتاب بعیسیٰ انما یکون عند نزولہ فی اٰخر الزمان قال لعموم قولہ تعالیٰ وان من اھل الکتاب الا لیومنن بہٖ دیکھو خازن۔ مطبوعہ مصر جلد اول صہ ۵۵۰

اسی طرح قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ نے ابوہریرہ کے اس قیاس کا تخطیہ فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ نزول عیسیٰ کے بارہ میں احادیث متواتر موجود ہیں۔ لیکن اس آیت کو نزول مسیح کے اثبات میں پیش کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ آیہ میں جو حصر موجود ہے۔ وہ ہر زمانہ کے اہل کتاب پر مشتمل ہے۔ اور اس سے خاص نزول عیسیٰ کے وقت کے اہل کتاب مراد نہیں ہو سکتے۔ تفسیر مظہری مطبع غریب حصار صہ ۱۳۲ ے

اب اگر علماء غیر احمدی کے مذہب کو جو کہ خاص نزول کے زمانہ کے یہود ونصاریٰ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ سب کے سب ایمان لے آئینگے۔ حق بجانب تسلیم کیا جائے۔ تو اس کی تطبیق آیتہ مذکورہ کے آخری جملہ ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً کے ساتھ کس طرح ہو سکتی ہے؟ جس سے دو امر ظاہر ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن ان کے برخلاف گواہی دینگے۔ بجائے اہل کتاب کو ایمان لانے کا اچھا ثمرہ ملا کر مسیح علیہ السلام ان کے برخلاف شہادت دینگے۔ دوسرے یہ کہ ان کا شہید ہونا قرآن سے قیامت کے دن ہی ثابت ہوا۔ نہ قبل از قیامت۔

حالانکہ جمہور اہل اسلام نزول عیسیٰ اور سب اہل کتاب کا ایمان لانا حدیث بخاری اور آیت مستدلّہ کے عصر اول سے بڑی شد ومد اور علی وجہ البصیرت ہمیشہ سے مانتے آئے۔ اور اب بھی اسی طرح مانتے ہیں۔

اسکے ساتھ ہی گذارش ہے کہ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب تک اپنی قوم میں موجود رہے۔ ان پر شہید رہتے جیسا ان سے حکایتاً مذکور ہے۔ وکنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم یعنے خدا کے حضور میں قیامت کے دن اپنی بریت اور قوم کو ملزم ثابت کرنے کے لئے وہ عرض کرینگے۔ کہ میں جب تک ان کے اندر رہا۔ توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ اور میری موجودگی میں وہ ہرگز بلائے شرک میں مبتلا نہ ہوئے تھے۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ اور جب تو نے مجھ کو متوفی فرمایا۔ پھر اے مولا تو ہی ان کا نگران حال تھا تو اس سے ثابت ہو گیا کہ جب سے ان کی قوم نے ان کو اور انکی والدہ جدہ کو الوہیت میں شریک کر لیا۔ مسیح علیہ السلام ان کے شہید نہیں رہے۔ اب یہ امر کہ ازیں بعد وہ کب اپنی قوم کے روبرو شہادت دینے والے ہونگے۔ قرآن مجید ہی کہتا ہے کہ قیامت کے دن نہ کہ اس سے قبل تو اس سے صاف طور پر واضح ہو گیا۔ کہ مسیح کی توفی جس کا زمانہ قرآن میں وہ معین زمانہ بتلایا گیا ہے۔ جب کہ نصاریٰ الوہیت مسیح ومریم کے معتقد ہو گئے۔ یعنی اماتت ہی تھی۔ جیسے کہ ابن عباس نے متوفیک کے معنے ممیتک فرمائے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فلما توفیتنی کے معنے حدیث حوض میں اپنی ذات بابرکات صلے اللہ علیہ وسلم پر وارد کرکے خلما اصنفی فرمائے۔ اور بخاری نے ان کو کتاب التفسیر سورہ مائدہ میں لاکر اس معنی کی صحت پر مُہر لگا دی۔ حالانکہ متوفیک سورہ آل عمران کی آیت ہے۔ لیکن جیسے کہ شارحین بخاری نے تصریح کر دی ہے۔ کہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے لفظ توفی کے معنی حل کرنے کے لئے اس کو سورہ مائدہ میں ہی لاکر جمع کر دیا۔

تو معلوم ہو گیا۔ کہ جب مسیح علیہ السلام وفات پاگئے۔ اور اب وہ یہود ونصاریٰ کو جھٹلانے کے لئے قیامت کے دن ان پر شہید ہونگے نہ کہ قبل از قیامت تو پھر نزول مسیح قبل از قیامت بھی ناممکن ہو گیا۔

ایک تو یہ صورت حال ہے جو میں نے عرض کر دی۔ اب دوسری صورت وہ ہے۔ جس کو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حدیث نزول عیسیٰ سے اصل ابن مریم کا نزول مراد نہیں ہے۔ کیونکہ وہ از روئے متعدد آیات قرآن واحادیث نبویہ فوت ہو گئے ہیں۔ اور اب موعود عیسیٰ سے مراد اسی اُمت میں سے ایک فرد کامل ہے جیسے کہ خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا۔ وامامکم منکم۔

آپکے اس فیصلہ کی تصدیق آیت وان من اھل الکتاب سے بھی ہو جاتی ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوء فہم کا احتمال پیدا ہوتا ہے۔ وہ بھی رفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آیت مذکورہ پر اول سے آخر تک غور کرنے سے جس طرح اصل ابن مریم کا عدم نزول قبل از قیامت اور علاوہ ازیں وفات بھی ثابت ہے۔ اسی طرح آیت میں جو حصر خداوند کریم علیم وخبیر نے تمام اہل کتاب کے لئے قائم فرمایا ہے۔ خواہ وہ کسی زمانہ کے بھی ہوں۔ وہ بھی بذات خود قائم رہتا ہے۔ اور کوئی تاویل بھی نہیں کرنی پڑتی۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ ایک احمدی فاضل نے فرمایا تھا کہ ہم اپنے غیر مقلد احباب سے یہ کہتے ہیں کہ حدیث نزول مسیح کی تاویل کرنے میں اگر آپ لوگ ہم کو ملزم قرار دیتے ہیں تو ہم آپ کو انی متوفیک ورافعک الی کی آیت میں توفیٰ کے معنے صرف اخذ الشئی وافیاً اور تقدیم وتاخیر لفظی پر ملزم قرار دے سکتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن کی تاویل بمقابلہ تاویل حدیث کے زیادہ معیوب ہے۔

لیکن اب تو خدا کے فضل سے حدیث کی تاویل کا الزام بھی ہم احمدیوں پر صادق نہیں آسکتا۔ کیونکہ ابن مریم کے نزول کا ذکر کرکے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی تشریح فرمادی کہ اس سے اصل مسیح ابن مریم مراد نہیں۔ بلکہ وہ تم میں سے ایک امام ہوگا۔ کیونکہ وہ تو فوت ہو چکا ہے۔ اور اس تشریح کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ نے جو آیت وان من اھل الکتاب کی تلاوت کی یاد دہانی فرمادی۔ اس نے اس کی مزید تائید فرمادی یعنی یہ کہ اصل ابن مریم کے نزول کے تو نصاریٰ قائل ہیں۔ اور تمام یہود ونصاریٰ مسیح علیہ السلام کے مصلوب ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن یہ عقیدہ انکا غلط ہے۔ اور اس غلطی کی تصدیق ان کو خود قیامت کے دن بھی ہو جائیگی جب مسیح علیہ السلام ان کے برخلاف شہادت دینگے۔

پس تم مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہونا چاہیئے جیسے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابن مریم خود تم میں سے آئیگا۔ نہ کہ اصل ابن مریم اب ان ہر دو صورتوں میں سے جن کی تشریح اوپر عرض کی گئی۔ از روئے قرآن وحدیث وقیاس ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کونسی قابل تسلیم ہے؟ اسکی تشریح کرکے اُمت کو صدیوں کی غلط فہمی سے نجات دیکر عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور ہوں۔ والسلام۔ باقی آئندہ۔ المستفسر۔

لا نبی بعدی

حدیث لا نبی بعدی کے لفظ بعدی سے غیر احمدیوں کا یہ استدلال کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آنے کا۔ حدیث بخاری کی رو سے غلط اور صریح غلط معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ حدیث بخاری جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اسمیں سے لفظ بعدی کا محل اور مفہوم ان کے غلط استدلال کی بصراحت تغلیط کرتا ہے۔ حدیث یہ ہے عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء۔ یعنی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل پر انبیاء کی حکومت اور سیاست تھی۔ جب کبھی ان سے کوئی نبی فوت ہو جاتا۔ تو اس کا جانشین بھی نبی ہی ہوتا۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہاں میری فوتیدگی کے بعد عنقریب میرے جانشین خلفاء ہونگے نہ انبیاء۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ جس طرح اسرائیلی نبیوں سے کوئی نبی فوت ہو جاتا۔ تو اس کے فوت ہو جانے کے ساتھ ہی اس کی جانشینی میں نبی خلیفہ ہوتا۔ اس طرح سے آنحضرت صلعم کا معاملہ نہیں۔ کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کی جانشینی میں نبی خلیفہ ہو بلکہ آپ نے فرمایا کہ عنقریب میرے بعد یعنی میری وفات کے بعد میری جانشینی میں ایسے خلفاء ہونگے۔ جو نبی نہیں ہونگے۔

اس حدیث کا لفظ سیکون اور لفظ بعدی جو ھلک نبی خلفہ نبی کے بالمقابل استعمال فرمایا۔ بصراحت واضح کرتا ہے کہ لا نبی بعدی کا لفظ آپ کی وفات کے معاً بعد کے زمانہ کے متعلق ہے جو خلافت راشدہ کا زمانہ تھا۔ چنانچہ واقعات سے اس کی تصدیق بھی ہوتی ہے کہ اسرائیلی نبیوں کی وفات کے بعد معاً جس طرح جانشینی کے لئے نبی ہی خلیفہ ہوا کرتے تھے۔ اس طرح سے آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد نبی خلیفہ نہیں ہوئے۔ بلکہ نبی کی بجائے حضرت ابو بکر رضؓ اور ان کے بعد حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ خلیفہ ہوئے۔ جو سب کے سب غیر نبی تھے۔ اب اس بعدی کے لفظ بعد کا زمانہ صرف اسی حد تک معین ہو سکتا ہے۔ جسقدر کہ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد خلیفہ کا تقرر ظہور میں آیا۔ سو ظاہر ہے کہ یہ وقفہ ایک دو دن سے زیادہ نہ تھا جس سے واضح ہے کہ لا نبی بعدی کے بعد کا زمانہ حدیث مذکور کی رو سے آنحضرت صلعم کی وفات کے بالکل متصل کا زمانہ تھا جیسا کہ حضرت علیؓ کے خطاب والی حدیث میں انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی کے لفظ بعدی سے مراد صرف وہ زمانہ تھا۔ جو آنحضرت صلعم کی واپسی تک تھا۔ اور جن حدیثوں میں ذکر دجاجلہ کے بعد لا نبی بعدی کا ارشاد پایا جاتا ہے۔ وہاں دو مطلب پائے جاتے ہیں۔

(۱) یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم موعود نبی تھے۔ جنکے آنے کی خبر پہلی کتابوں اور صحیفوں میں پائی جاتی تھی۔ اور جس جس قوم کے پاس اس پیشگوئی کا علم تھا۔ وہ انتظار کر رہی تھی۔ کہ کب وہ موعود نبی آتا ہے اور کب ہم اسکے ظہور سے مستفیض ہوتے ہیں۔ لیکن جب آنحضرت صلعم ظہور فرما ہوئے۔ اور اپنے ظہور سے سابقہ پیشگوئی کی تصدیق فرمائی۔ تو یہود اور نصاریٰ وغیرہ اقوام سے بہت سے بدبختوں نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کے موعود نبی ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ کاذب اور دجال ہے جسکے جواب میں حضور نے فرمایا کہ آنیوالا موعود نبی آ گیا۔ اور وہ میں ہی ہوں۔ اب میرے بعد کوئی نبی نہیں کہ جس کی انتظار کی جائے۔ کیونکہ موعود نبی کے آنے کے بعد پھر انتظار موعود کیسا؟ پس جب میرے بعد ایسا موعود نبی کہ جس کی پیشگوئی کا کامل مصداق میں ہوں۔ قیامت تک نہیں آنے کا۔ تو لامحالہ میرے بعد جو بھی ایسے مدعی نبوت اٹھینگے۔ وہ اپنے دعوئ نبوت میں صادق نہیں ہونگے بلکہ کذاب اور دجال سے ہونگے جیسے مسیلمہ اور اسود عنسی اسلئے کہ آنیوالا موعود نبی میں ہی تھا۔ جو آ گیا۔ اب میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی موعود نبی۔ یہ ہیں معنی لا نبی بعدی کے۔

(۲) یہ کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم الخ۔ آنحضرت کے بعد آپ کی شریعت کے کامل ہونے اور قیامت تک محفوظ رہنے سے صاحب شریعت نبی کے آنے کو رد کرتی ہے۔ اور آیۃ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین الخ آپکے بعد بغیر آپ کی اطاعت کے براہ راست نبی آنے کو رد کرتی ہے اور فیض نبوت کے لئے آپکی اطاعت کا ذریعہ پیش کر کے آپکے بعد صرف ایک ہی قسم کے نبیوں کے لئے راستہ کھلا چھوڑتی ہے جو آنحضرت کے امتی اور آپ کے مطیع ہونے سے فیض نبوت حاصل کرنیوالے ہوں جیسے کہ اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت سے ظاہر ہے۔ پس جن نبیوں کا قرآن کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آنا منع ہے۔ یعنی شریعت والے اور براہ راست یعنی آنحضرت صلعم کی اطاعت کے سوا نبوت کا دعویٰ کرنیوالے۔ ان کو لا نبی بعدی کے لا نفی کے نیچے لانا صحیح ہے کیونکہ ایسے ہی نبیوں کو آیت خاتم النبیین بھی رد کرتی ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد صاحب شریعت اور براہ راست آنیوالے نبیوں کے لئے آپ کا خاتم ہونا مانع ہے۔ لیکن ایسے نبی جو آپکی اطاعت سے فیض نبوت کو حاصل کرنیوالے ہیں وہ آنحضرت کے خاتم الانبیاء ہونے کی خصوصیت سے امتی نبی کی خصوصیت کے ساتھ ظہور کرنیوالے ہونگے۔ جن کا مقصد اور اصل مقصد آنحضرت صلعم کے مقاصد کی پیروی، اور جو ازواجہ امہاتھم کے اصل کے ماتحت آنحضرت کے روحانی فرزند ہونگے۔ اور نبی ہو کر اپنے روحانی باپ کے روحانی کمالات نبوت کا ورثہ پانیوالے۔ جیسا کہ موجودہ زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا وجود باجود اس امر کا بین ثبوت اور روشن دلیل ہے۔ جو حدیث لیس بینی وبینہ نبی کے رو سے آنحضرت صلعم کے بعد اپنے زمانہ تک انعام نبوت کے لئے ساری امت سے مخصوص کئے گئے۔ اور جو حدیث مسلم کی رو سے آنحضرت کے ارشاد کے ماتحت نبی کہلائے۔

آنحضرت صلعم کا حضرت مسیح موعود کو حدیث مسلم میں بار بار نبی کے لقب سے یاد کرنا کئی حکمتوں پر مبنی ہے۔ (۱) یہ کہ تا آنحضرت صلعم کے بعد مسیح موعود جیسے صادق نبی کو کہ جسے آنحضرت صلعم نے نبی قرار دیکر دجالوں اور کذابوں سے مستثنیٰ ٹھہرایا۔ لوگ اسے اپنی بدبختی سے دجالوں میں ہی داخل نہ سمجھ لیں (۲) یہ کہ آپکے نبی ہونے کی خصوصیت آپ کو حدیث لیس بینی وبینہ نبی کا مصداق ٹھہرا کر لوگوں کے اس غلط وہم کا ازالہ کرے۔ جو ان کے دل میں خصوصیت کی وجہ سے پیدا ہونیوالا تھا کہ امتی لوگوں سے کیوں اتنے لمبے زمانہ میں صرف ایک ہی شخص نبی بنایا گیا۔ اور جبکہ فیض نبوت کیلئے اطاعت آنحضرت صلعم شرط ہے۔ تو کیوں اس شرط کو پورا کرنیوالوں سے صرف مسیح موعود ہی مخصوص کیا گیا۔ جیسے کہ ایسے اوہام باطلہ غیر مبائعین کی طرف سے آجکل پیش کئے جاتے ہیں۔

پھر لا نبی بعدی کا لا نفی استغراق جنس کے لئے نہیں بلکہ نفی موصوف کے لئے ہے۔ یعنی لا الہ الا اللہ کے لا نفی کی مثال میں نہیں۔ بلکہ لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار کے معنوں میں ہے جیسے کہ انہی معنوں میں حدیث لا صلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد ہے کہ لا صلوۃ میں صرف نوع فرائض داخل ہے۔ نہ سنن اور نوافل۔ ایسا ہی بعد کا زمانہ ہر جگہ علی الاطلاق مراد نہیں ہوتا۔ اس کی مثال قرآن سے یاد رکھئے (۱) ام یقولون افتراہ بل ھو الحق من ربک لتنذر قوما ما اتاھم من نذیر من قبلک لعلھم یھتدون۔ سورہ سجدہ (۲) وما ارسلنا الیھم قبلک من نذیر۔ سورہ السباء۔ ان دونوں آیتوں میں لفظ قبل جو لفظ بعد کی ضد ہوتا ہے۔ لایا گیا ہے۔ جس کا مفہوم صرف حضرت مسیح تک کے زمانہ کو

ایک ضروری اعلان

بعض احباب نے دریافت فرمایا ہے - کہ وہ لڑکے جو ہائی سکولوں کی ساتویں یا آٹھویں جماعت میں تعلیم پا رہے ہیں - وہ مدرسہ احمدیہ میں کس جماعت میں داخل ہو سکتے ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک اہم سوال ہے کیونکہ اگر وہ پہلی جماعت میں داخل ہوں - تو ان کے دو تین سال جو انہوں نے پرائمری پاس کرنیکے بعد صرف کئے - بالکل ضایع جاتے ہیں - اور از سر نو ان کو انگریزی - حساب - جغرافیہ - اردو - غرضکہ سوائے عربی اور قرآن شریف کے باقی تمام مضامین کی وہی کتب پڑھنی پڑیں گی جو وہ پانچویں جماعت میں پڑھ چکے ہیں - اور اگر ان کے اس نقصان کا خیال کرکے ان کو بڑی جماعتوں میں داخل کر لیا جائے - تو عربی میں کمزور ہونیکی وجہ سے دینی علوم جو کو اس مدرسہ میں داخل ہونیکی اصل غرض ہے - اتقان سے حاصل کرنیکے قابل نہیں ہو سکینگے - یہ ایک ایسی مشکل تھی - جس کی وجہ سے بہت سے دینی علوم کی تحصیل کا شوق رکھنے والے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے سے رک گئے - لیکن آج میں اس اعلان کے ذریعہ ایسے لوگوں کو خوشخبری دیتا ہوں - کہ اس مشکل کا حل سوچ لیا گیا ہے - اور وہ یہ کہ ساتویں یا آٹھویں جماعت کے طالبعلموں میں سے جو مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہیں چونکہ وہ صرف عربی زبان میں کمزور ہونگے - اور باقی تمام مضامین انہوں نے پڑھے ہوئے ہونگے - اسلئے ان کی اس کمی کو پورا کرنیکے لئے خاص انتظام کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ تین ماہ تک یعنی ۵ / جولائی سے ۱۵ / اکتوبر تک ان کو صرف عربی زبان پڑھائی جائے گی اس کے بعد ان کو تیسری جماعت میں داخل کر لیا جائے گا - بعد ازاں وہ بسہولت مدرسہ احمدیہ کی نئی سکیم کو پورا کر سکتے ہیں - یاد رہے کہ ادھر مدرسہ اگست اور ستمبر میں بند رہیگا - اور ادھر ان لڑکوں کی پڑھائی جاری رہیگی اور وہ بھی صرف ایک ہی مضمون کی - اسلئے وہ بآسانی اپنی کمی پوری کر سکتے ہیں چنانچہ ایسے لڑکوں کے لئے رخصت گرما کیلئے ایک خاص استاد رکھا گیا ہے - پس احباب کو چاہیئے - کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے بچوں کو اسلام کی عزت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا میں بلند کرنیکے لئے وقف کر دیں ✦

جو ضرورت اس وقت اسلام کو ایسے پہلوانوں کی ہے - وہ آپ سے مخفی نہیں - اور مجھے آپ کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں - کہ وہ پہلوان صرف آپ ہی پیدا کر سکتے ہیں - دوسروں کو اس میدان میں قدم رکھنے کی گنجائش نہیں - کیونکہ ان سے سب توفیقیں چھین لی گئی ہیں - اسلام کی ترقی کی سب امیدیں اب آپ کے ساتھ وابستہ ہیں - پس اٹھو - اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کو یاد کرکے دین کی خدمت میں اپنے بچوں کو لگا دو - اور اعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ (یعنی جسقدر تم دشمن کے مقابلہ کے لئے تیاری کر سکتے ہو کر لو) پر عمل کرکے ان کو مدرسہ احمدیہ میں بھیجو - تاکہ وہ دشمن کے مقابلہ میں پورے مسلح ہو کر نکلیں -

اس جگہ میں ان دو خیالوں کا ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں جو اکثر لوگوں کو مدرسہ احمدیہ میں لڑکے داخل کرانے سے مانع ہوتے ہیں - اوّل یہ کہ آج کل مبلغ کیلئے ضروری ہے - کہ مروجہ علوم سے واقف ہو ورنہ وہ کامیابی سے اپنی تبلیغ کو سرانجام نہیں دے سکتا یہ خیال ایک حد تک درست ہے - چنانچہ اسی بات کو مدنظر رکھ کر مدرسہ احمدیہ کی نئی سکیم میں ان تمام علوم کو رکھا گیا ہے - جو زمانہ حال کیلئے ضروری ہیں چنانچہ سکیم کے مطالعہ سے یہ بات آپ پر بخوبی واضح ہو جائیگی (دوسرا) بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے - کہ انگریزی مدارس میں تعلیم حاصل کرکے بھی مبلغ بن سکتے ہیں - لیکن انہوں نے یہ کبھی غور نہیں کیا - کہ انگریزی خواں طبقہ اسی وقت تک تبلیغ کر سکتا ہے جب تک کہ اس کو علماء سے مدد ملتی رہے - اگر علماء نہ ہوں - اور وہ ان سے واقفیت حاصل نہ کریں - تو وہ لوگوں کو کس طرح تبلیغ کرینگے ہ علاوہ اس کے ایسے لوگ صرف انہی مسایل کو بیان کر سکینگے جو انہوں نے علماء سے سیکھے ہونگے - وہ جماعت کیلئے معلم کا کام نہیں دے سکتے - لیکن ہمیں صرف ایسے آدمیوں کی ہی ضرورت نہیں جو چند مسایل پر لیکچر دے سکیں - بلکہ ہمیں ایسے آدمیوں کی بھی ضرورت ہے جو جماعت کو مغز شریعت سے واقف کرتے رہیں - اور ان کی روحانیت کو قایم رکھ سکیں - پس جب تک جماعت میں کثرت سے علماء نہ ہونگے تب تک ہم مامون نہیں - اس حالت میں ہم نے غیروں کو کیا دین سکھانا ہے - ہم خود دن بدن دین سے بے بہرہ ہوتے جائینگے - اور جس کا نتیجہ وہی ہو گا - جو آج مسلمانوں میں دیکھا جا رہا ہے - خدا نہ کرے - کہ ہماری جماعت پر ایسا دن آئے - ابھی ہم اس بات کو اسلئے محسوس نہیں کرتے - کہ ہم میں وہ لوگ بکثرت موجود ہیں - جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فائدہ اٹھایا ہوا ہے - لیکن جوں جوں یہ لوگ کم ہوتے جائینگے - یہ ضعف نمایاں ہوتا جائیگا - وہ دن قریب ہی ہیں - جب کہ ہمیں ایسی تحریکوں کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی خود بخود لوگ بطیب خاطر ایسے مدارس میں داخل ہونگے - لیکن مبارک ہیں وہ لوگ جو اس آڑے وقت میں قربانی کرکے اس عظیم الشان ثواب کے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں - جن دوستوں کو اللہ تعالےٰ توفیق دے - اور ان کے سینوں میں انشراح پیدا کرے - وہ جلد ۱۵ / جولائی تک اپنی درخواستیں بھجوا دیں - ۱۵ / جولائی کے بعد پڑھائی شروع کر دی جائیگی - میرے مخاطب زیادہ تر وہی لوگ ہیں - جو اپنے بچوں کے اخراجات خود برداشت کر سکتے ہیں - لیکن اس بات کو مدنظر رکھ کر کہ کہیں غرباء اس ثواب سے بالکل محروم نہ رہ جائیں - ان کے لئے بھی فی الحال ۱۰ وظیفے منظور کئے گئے ہیں - یہ وظیفے صرف ان طالبعلموں کو ہی دیئے جائینگے - جو ہوشیار اور محنتی اور نیک چلن ہوں - آخر میں پھر عرض کرکے کہ درخواستیں ساتویں اور آٹھویں میں پڑھنے والے طالبعلموں کی ہوں - اور ۱۵ / جولائی تک آ جائیں - اس تحریک کو ختم کرتا ہوں - اللہ تعالیٰ خود قوم کے دل میں اس ضرورت کا احساس پیدا کرے اور اس تحریک پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرماوے - آمین - والسلام

خاکسار عبدالرحمٰن مصری - ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ کی سکیم

مدرسہ احمدیہ کے متعلق جو تحریک "الفضل" میں شایع ہو چکی ہے مناسب تو یہی تھا - کہ اس کے ساتھ ہی سکیم بھی شایع کیجاتی - لیکن چونکہ اسوقت تک وہ انجمن کے اجلاس میں باقاعدہ پیش ہو کر پاس نہ ہوئی تھی - اسلئے میں نے اسکو شایع کرنے میں تامل کیا - الحمدللہ اب انجمن نے بھی اسے پاس کر دیا ہے - میرا ارادہ تو اسے طبع کرا کے دوستوں کی خدمت میں بھیجنے کا تھا - مگر چونکہ وقت زیادہ گذر چکا ہے اور ادھر بعض احباب اس کا مطالبہ کر رہے ہیں - اسلئے فی الحال بذریعہ اخبار ہی حاضر خدمت کرتا ہوں - تاکہ دوست زیادہ دیر تک انتظار میں نہ رہیں ✦

پیشتر اس کے کہ سکیم درج کیجائے - یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ سکیم مکمل نہیں - بلکہ صرف مدرسہ کی سکیم ہے - اس کے بعد کالج کھولا جائیگا - اور کالج کی سکیم ابھی تیار نہیں کی گئی - کیونکہ اس کے کھولنے میں ابھی چار سال کا عرصہ ہے - کیونکہ نئی سکیم صرف پہلی تین جماعتوں میں جاری کی گئی ہے - تیسری جماعت جب ساتویں کا امتحان پاس کریگی اس وقت کالج کی ابتدا ہو گی ✦

پہلی سکیم میں بڑا نقص یہ تھا - کہ اس میں ان علوم اور بڑی بڑی کتب کا سکھایا جانا مدنظر رکھا گیا تھا جن کا جاننا ایک عالم کیلئے ضروری ہے - لیکن آیا لڑکوں کے ذہن بھی اس قابل ہونگے کہ وہ

ان علوم کو اچھی طرح اخذ کر سکیں - اس امر کو نظر انداز کر دیا گیا تھا - اور یہی نقص لڑکوں کے کمزور رہنے کا باعث ہوا -

اس سکیم میں یہ نقص بالکل دور کر دیا گیا ہے - اس سکیم میں اسباب کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ لڑکوں کی ذہنی ترقی تدریجی ہو - اور مدرسہ میں وہ اس قابل ہو جائیں کہ علوم عالیہ کو اچھی طرح سمجھ سکیں - علاوہ اسکے کہ اس سکیم کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اس میں علاوہ عربی زبان اور بعض ضروری دینی علوم کی واقفیت کے انٹرنس تک کے تقریباً تمام علوم رکھے گئے ہیں - حساب - جغرافیہ - سائنس - اردو - انگریزی یہ سب علوم تقریباً انٹرنس تک پڑھائے جائینگے - پس جو طالب علم مدرسہ سے فارغ ہو کر کالج میں داخل نہ ہونا چاہیں - ان کیلئے دو راستے کھلے ہیں یا تو وہ ایک سال لگا کر پرائیویٹ طور پر انٹرنس کا امتحان دیدیں اور یا مولوی فاضل کلاس میں داخل ہو جائیں جس کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہی کر دیا جائیگا - جن لڑکوں کو ہم کالج میں بھیجینگے - ان کو بعد فراغت ضرور سلسلہ کے کاموں میں لگا لیا جائیگا - اور انشاء اللہ تنخواہیں بھی معقول ہونگی -

اب ذیل میں وہ سکیم درج کی جاتی ہے - یہ یاد رہے کہ یہ سکیم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت تیار کی گئی ہے ۔

نصاب تعلیم

نام	قرآن کریم	حدیث شریف	ادب عربی	اردو	ریاضی	سائنس و جغرافیہ	انگریزی	کلام	فقہ	تاریخ
جماعت اول	۱۔ روان ختم - ۲۔ ترجمہ نماز ۳۔ حفظ ربع رابع پارہ عم		۱۔ القراءۃ الرشیدہ حصہ اول ۲۔ عربی کی پہلی کتاب ۳۔ ابتدائی صرف و نحو زبانی - ریڈر کے ساتھ سکھائی جائے -	۱۔ ہائی سکولوں کی پہلی مڈل کا اردو کورس - ۲۔ قصص الانبیاء حصہ اول	ہائی سکولوں کی پہلی مڈل کا کورس	ہائی سکولوں کی پہلی مڈل کا کورس	۱۔ ٹرانسلیشن ۱ ۲۔ ایمپیریئل پرائمر ۱ ۳۔ " " ۲ ۴۔ ایکسرسائز بک ۱			
دوم	۱۔ روان دہرانا - ۲۔ ترجمہ سورۃ بقرہ ۳۔ حفظ ربع ثالث پارہ عم		۱۔ القراءۃ الرشیدہ حصہ دوم - ۲۔ عربی کی دوسری کتاب - ۳۔ دروس النحویہ حصہ اول - ۴۔ میزان الصرف	ہائی سکولوں کی دوسری مڈل کا کورس - ۲۔ قصص حصہ دوم	ہائی سکولوں کی دوسری مڈل کا کورس	ہائی سکولوں کی دوسری مڈل کا کورس	۱۔ ٹرانسلیشن ۲ ۲۔ نیلسن ریڈر ۱ ۳۔ ایکسرسائز ۲ ۴۔ کمپوزیشن معمولی			
سوم	۱۔ ترجمہ سورہ انفال ختم ۲۔ حفظ ربع ثانی پارہ عم		۱۔ عربی کی تیسری کتاب - ۲۔ تحفۃ الادب ۳۔ دروس النحویہ حصہ دوم ۴۔ صرف میر	۱۔ ہائی سکولوں کی تیسری مڈل کا کورس - ۲۔ توبۃ النصوح	۱۔ ہائی سکولوں کی تیسری مڈل کا کورس	۱۔ ہائی سکولوں کی تیسری مڈل کا کورس	۱۔ انگلش بائی ٹاکنگ ہائی واد ۲۔ نیلسن ریڈر ۲ Parsing and Analysis Elementary ۴۔ ایکسرسائز ۳ ۵۔ کمپوزیشن			
چہارم	۱۔ ترجمہ سورہ روم ختم ۲۔ حفظ ربع اول پارہ عم	المنتقی ابن تیمیہ ربع اول	۱۔ عربی کی چوتھی کتاب ۲۔ سلم الادب ۳۔ کتاب الصرف نصف اول ۴۔ قواعد اللغۃ العربیہ نصف (صرف کا حصہ چھوڑ کر)	۱۔ آبحیات نصف اول ۲۔ نور ادرنگ زیب	ہائی سکولوں کی چوتھی مڈل کا کورس	ہائی سکولوں کی چوتھی مڈل کا کورس نصف	۱۔ نیلسن ریڈر ۳ ۲۔ ایکسرسائز ۴ ۳۔ کمپوزیشن - ۴۔ گرامر			
پنجم	۱۔ ترجمہ قرآن کریم ختم (سارے قرآن کریم میں امتحان) ۲۔ حفظ سورہ سجدہ - قمر - ق - نجم جمعہ - منافقون - دہر - ملک	منتقی ابن تیمیہ ربع ثانی	۱۔ کلیلہ دمنہ - ۲۔ قصیدہ تین آئینہ کمالات اسلام ۳۔ بانت سعاد ۴۔ قواعد اللغۃ العربیہ ختم - ۵۔ کتاب الصرف ختم (امتحان ساری کتاب الصرف و قواعد اللغۃ العربیہ میں ہو گا)	آبحیات ختم ۲۔ فردوس بریں	Geometry	ہائی سکولوں کی چوتھی مڈل کا کورس ختم (امتحان سارے چوتھے کورس میں)	بنگال ریڈر ۳ - ۲۔ ایکسرسائز ۵ ۳۔ کمپوزیشن ۴۔ گرامر			
ششم	ترجمہ و تفسیر قرآن کریم نصف اول	منتقی ابن تیمیہ ربع ثالث	۱۔ الاستفتاء ۲۔ حدیث عیسیٰ ابن ہشام ۳۔ مجموعہ نظم و نثر - ۴۔ شرح جامی ۵۔ شافیہ			سائنس کورس فورتھ ہائی	بنگال ریڈر ۴ - ۲۔ ایکسرسائز ۶ ۳۔ کمپوزیشن - ۴۔ گرامر	ازالہ اوہام حقیقۃ النبوۃ	سراجی و قدوری	تاریخ ہند لیتھبرج
ہفتم	ترجمہ و تفسیر قرآن کریم نصف آخر	منتقی ابن تیمیہ ختم	ایضاً شرح صدر			سائنس کورس ففتھ ہائی	Naganatham Star of India Poetry book ۳۔ کمپوزیشن - ۴۔ گرامر - ۵۔ ایکسرسائز ۷	"	"	لب التاریخ جز ثانی کامل و جز ثالث تا ابتدائی دولت عباسیہ

(لے یہ کتب ششم و ہفتم میں تقسیم ہو کر پڑھائی جائینگی) نوٹ :- اس سکیم میں فارسی زبان کی بھی ابتدا کی گئی ہے - جس کا کورس تجویز ہو رہا ہے -

خاکسار :- عبد الرحمن مصری - ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ - قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

قادیان میں عمدہ موقعہ کی سکنی زمین برلبِ سڑک بھی مل سکتی ہے

میں نے اعلان کردایا تھا۔ کہ عنقریب بڑی سڑک کے اوپر کے ٹکڑے نکلنے والے ہیں۔ جن کی قیمت پندرہ روپیہ فی مرلہ ہوگی۔ وہ موقعہ تو ابھی نکلا نہیں۔ لیکن ایک اور نہایت عمدہ موقعہ کی زمین نکل آئی ہے یہ زمین محلہ دارالرحمت کے مشرق میں بڑی سڑک کے اوپر واقع ہے۔ اور دوسری طرف بھی بورڈنگ ہائی کی سڑک یعنی بابو رحمت اللہ صاحب کے مکان کے سامنے تک پھیلی ہوئی ہے۔ ہندوؤں کا تالاب اس کے جنوب میں ہے۔ یہ زمین قرب کے لحاظ سے بھی اچھی ہے۔ اور موقع بھی نہایت عمدہ ہے۔ قریباً ۴۰ کنال کے ٹکڑے قابل فروخت ہیں۔ قیمت حسب ذیل ہے۔ اندرون محلہ کوچوں کے اوپر کے ٹکڑے فی مرلہ پندرہ روپے کے حساب سے تین سو روپیہ کنال۔ دارالرحمت کے مقابل بڑی سڑک کے اوپر کے ٹکڑے فی مرلہ ساڑھے سترہ کے حساب سے ساڑھے تین سو روپیہ کنال۔ بورڈنگ ہائی کے سڑک کے اوپر کے ٹکڑے پچیس روپیہ فی مرلہ کے حساب سے پانچ سو روپیہ کنال۔ سڑک کے ٹکڑے عموماً دو کنال اور خاص صورتوں میں ایک کنال سے کم کے رقبہ میں فروخت نہیں ہونگے۔

محلہ دارالفضل میں بھی زمین موجود ہے۔ قیمت ۱۲/۸ روپیہ فی مرلہ کے حساب سے ڈھائی سو روپیہ فی کنال۔ رعایتی قیمت والے ٹکڑے ختم ہو چکے ہیں۔ محلہ دارالرحمت میں تمام قابل فروخت ٹکڑے فروخت ہو چکے ہیں۔ ہاں سٹور کے لنگرخانہ کے پاس زمین قابل فروخت موجود ہے۔ مگر چونکہ یہ زمین پرانی آبادی کے بالکل قریب بلکہ ساتھ ہے۔ اس لئے اس کی قیمت زیادہ ہے۔ یعنی نسبتاً قریب بعید کے لحاظ سے بیس اور پچیس روپیہ فی مرلہ اور سڑک کے اوپر چالیس اور پینتیس روپیہ فی مرلہ۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع زر قیمت بھجوا دیں۔ کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ صرف درخواست آئی ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ روپیہ نہیں آیا ہوتا۔ اس لئے ٹکڑا نامزد نہیں کیا جا سکتا۔ اور اتنے میں کوئی اور صاحب قیمت ادا کر کے زمین خرید لیتے ہیں۔

مرزا بشیر احمد۔ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اوّل کا بتایا ہوا

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبارات بدر و الحکم و رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں اس سرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ما تقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ رضی نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اوّل عہ فی تولہ۔ اصلی ممیرا کی دس روپے فی تولہ۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کیلئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے

ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع و مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر خاص بلغم و قاتل کرم شکم۔ سعتت سنگ گردہ مثانہ سلس البول و سیلان منی و دیوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

قیمت۔ قسم اوّل عہ فی تولہ

محمد نور کابلی۔ تاجر مہاجر قادیان گورداسپور

پیتل کے بالکل پائیدار سروتے

پانی پت کا سروتہ بوجہ اپنی خوبصورتی کے عرصہ سے مشہور چلا آ رہا ہے اس میں دھار کا لوہا نہایت پختہ اور چمکدار لگایا جاتا ہے۔ اور خاص کر اپنی وضع و قطع و نقش و نگاری کے لحاظ سے تو شریف گھرانوں کیلئے ایک نہایت ہی عجیب اور کارآمد تحفہ بن گیا ہے۔ زیادہ تعریف لاحاصل ہے خود منگا کر دیکھو۔ اوروں کو دکھاؤ۔ سروتہ۔ نمبر ۱ عہ سروتہ نمبر ۲ عہ۔ سروتی نمبر ۱ عہ، سروتی نمبر ۲ – ۱۲۔ محصولڈاک الگ

المشتہر
شیخ محمد محی الدین منیجر سروتہ فیکٹری قصبہ پانی پت

لوئر مڈل سکول کی ہیڈ ماسٹری کے لئے ضرورت

بی۔ اے فیل۔ ایف اے پاس۔ انٹرنس پاس تجربہ کار استاد یا محض انٹرنس پاس قابل احمدی اصحاب لوئر مڈل سکولوں کی ہیڈ ماسٹری کیلئے ناظر تعلیم و تربیت کو مع اسناد درخواستیں کریں۔ جے اے وی بھی درخواستیں بھیجیں تنخواہ معقول دی جائے گی۔

المشتہر۔ ناظر تعلیم تربیت قادیان

لاہور میں احمدی دواخانہ

جس کا نام

حضرت خلیفۃ المسیح نے رفیق مریضاں رکھا ہے۔ جس میں ہر قسم کے انگریزی نسخہ جات تیار کئے جاتے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اخبار ہذا ملتمس ہوں۔ کہ کسی بھائی کو انگریزی نسخہ یا دوائی کی ضرورت ہو تو میری معرفت طلب فرمائیں۔ باہر کے آرڈر بھی سپلائی کئے جاتے ہیں۔

عبد الجلیل رفیق مریضاں میڈیکل ہال اندرون موچی دروازہ لاہور

معاہدہ ترکیہ

اور مسلمانوں کا آئندہ رویہ

ترکوں کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تازہ مضمون چھپکر شائع ہوگیا ہے۔ قیمت فی جلد ۲ر۔ دفتر تالیف و اشاعت سے طلب کریں

ممالک غیر کی خبریں

بالشویک زار کا لیا ہوا قرضہ نہیں مانتے ٹائمز کا بیان ہے۔ کہ کراسین (بولشویکوں کا قائم مقام) جو تجارتی تعلقات قایم کرنے کے سوال پر بات چیت کرنے کے لئے انگلستان آیا ہوا ہے۔ گورنمنٹ کو مطلع کیا ہے۔ کہ روس کی سابقہ گورنمنٹوں نے جو قرضے لئے تھے بولشویک گورنمنٹ ان کو تسلیم نہیں کرتی۔ اگر بولشویکوں کو یہ قرضہ تسلیم کئے جانے پر مجبور کیا جائے گا۔ تو وہ مطالبہ کریں گے کہ اتحادیوں نے روس کے ساتھ جو وعدے کئے تھے۔ وہ پورے کئے جائیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ قسطنطنیہ پر روس کا قبضہ کرادیا جائے گا۔

لاسلکی ٹیلیفون میں گیت سیڈم ملبا نے ۱۵ جون کو بمقام چیمسفرڈ لاسلکی ٹیلیفون میں گایا۔ اس کے گیت برلن اور براعظم یورپ کے بعض دیگر مقامات پر صاف صاف سنائی دیئے۔ پیرس میں فونوگراف کے ذریعے ان گیتوں کے ریکارڈ بنا لئے گئے۔

تیل سے چلنے والا جہاز جون کو نرڈ کمپنی کے ایک جہاز اکوٹینیا میں ترمیم کر کے اس قابل بنادیا گیا ہے۔ کہ اس میں آیندہ کوئلہ کی بجائے تیل جلا کرے گا۔ جس سے تجارتی جہازوں کی تاریخ ساخت میں ایک جدید باب کا اضافہ ہوگیا ہے۔ توقع ہے۔ کہ یہ جہاز جولائی میں بحر اوقیانوس کا سفر اختیار کرنے کے لائق ہو جائیگا۔ اس ترمیم پر پانچ لاکھ پونڈ سے زیادہ خرچ ہونگے۔

قیصر جرمنی کا تخت فروخت ہوگا معزول قیصر جرمنی کا تخت سنہ اکتالیس ضروری اشیاء کے امریکہ کے شہر نیویارک کو برائے فروخت بھیجا گیا ہے۔

امریکہ نے لیگ کو تسلیم نہیں کیا مسٹر گیبر ڈ نے کہا کہ اگرچہ یہ امر افسوسناک ہے۔ کہ اضلاع متحدہ امریکہ نے مجلس اقوام کو تسلیم نہیں کیا پھر بھی اگر معاہدہ لیگ بغیر کسی الجھن ڈالنے والے مسئلہ کے امریکہ والوں کے روبرو پیش کیا جاتا۔ تو ضرور منظور کر لیا جاتا۔

جرمنی میں فوج گھٹادی گئی جرمنی میں غیر مستقل فوج کو منتشر اور بے ہتھیار کرنے کی ہدایات نافذ کر دی ہیں۔ مگر مسلح پولیس کی اجازت پر اب تک زور دیا جا رہا ہے۔

سن فینروں اور مزدوروں کا اتحاد سن فینروں اور مزدوروں کی انجمنیں ڈبلن ریلوے کے ہڑتالیوں کیلئے وسط آئرلینڈ میں شریک عمل ہوتی جاتی ہیں۔ ڈونیگل کے میٹنگ ہال پر حملہ کیا گیا۔ سامان اور تبرکات برباد کر دیئے گئے۔ اور ایک پل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے گئے۔

کیا معاہدہ ترکی واپس لے لیا جائیگا مسٹر محمد علی نے لنڈن سے ۱۷۔ جون کو تار دی ہے۔ کہ انگلستان میں نہایت وثوق سے امید کی جاتی ہے۔ کہ معاہدہ صلح ترکی واپس لے لیا جائیگا۔

ترکی وفد صلح لونون میں لنڈن ۱۷ جون کی خبر ہے۔ ترکی نمائندگان صلح کا وفد آج یہاں پہنچ گیا ہے۔

فرانس اور ترمیم صلح نامہ لنڈن ۱۷۔ جون پیرس میں مستند طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ فرانس چاہتا ہے۔ کہ شرائط صلح کی تعمیل میں ترکی کو ہر طرح سے سہولت بہم پہنچائے۔ مگر وہ صلح نامہ کی تصدیق سے پہلے اس کی ترمیم نہیں کر سکتا۔

روسی وزراء پر مقدمے اومسک کی خبر ہے۔ کالچاک کے وزراء کے مقدمے کا فیصلہ ہوگیا چار کو سزائے موت اور باقی ماندہ سولہ کو ۱۵ سال قید بامشقت کا حکم سنایا گیا۔ ملزمین نے پیپلز اور ٹرانسکی سے رحم کی التجا کی ہے۔

امریکہ میں نسلی فساد (ڈیولوتھ (امریکہ) ۱۶ جون) آج ۵ ہزار سفید رنگ کے لوگوں کے ہجوم نے جیلخانہ پر حملہ کر کے ۳ حبشیوں کو باہر نکال لیا۔ جن پر الزام تھا۔ کہ ایک نوجوان سفید رنگ کی عورت پر حملہ کیا تھا۔ اور انہیں زندہ جلا دیا۔

سرخ فوج کی ایران پر یورش (پیرس ۱۶ جون) طہران کی ایک تار راوی ہے۔ کہ بالشویکیوں کی فوج جو انزیلی میں جہازوں سے اتری تھی اسمیں [illegible]

ہندوستان کی خبریں

صوبہ دہلی میں انفلوئنزا صوبہ دہلی میں اگرچہ تاحال زیادہ آدمی اس مرض سے ہلاک نہیں ہوئے۔ تاہم مرض سختی سے پھیلا ہوا ہے۔

لاہور کی دوسری ہڑتال کی وجہ ریلوے نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے اعلان سے واضح ہوتا ہے۔ کہ پہلی ہڑتال جن سات ریلوے ملازمین کیرج ویگن شاپ کی موقوفی کے سلسلہ میں ہوئی تھی۔ ان میں سے ۵ شخص ۱۰۔ جون کام پر آگئے۔ لیکن دو ایک روز کے بعد جب ان کو ایک کام پر بھیجا گیا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس لئے ان کو موقوف کر دیا گیا۔ اطلاع ہے کہ ہڑتال میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۱۷ ہزار اشخاص تک ہے۔

سیاسی قیدیوں کا جلسہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۷ جون تمام سابق نظربندوں اور سیاسی قیدیوں کا ایک عام جلسہ کلکتہ میں ہونے والا ہے جس میں یہ لوگ اپنے متعلق مسائل پر بحث کریں گے۔

اخراج کا حکم منسوخ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جواہر لال نہرو کے متعلق منصوری سے اخراج کا جو حکم دیا گیا تھا۔ وہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔

افغانی نمائندے (مسوری ۱۷ جون) عید کے بعد افغانی کانفرنس کے مزید اجلاس ہونگے ۱۶ جون انجمن اسلامیہ مسوری نے افطار روزہ کیلئے افغانی نمائندوں کو دعوت دی برطانوی نمائندے اور یورپین اصحاب بھی مدعو کئے گئے تھے۔

ایک ہیڈ ماسٹر آنریری مجسٹریٹ گوجرانوالہ کے مشن سکول ہیڈ ماسٹر مسٹر ولی سی چیٹرجی کے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں۔

حالات سرحد وزیرستان میں ۱۳ جون تک محسودیوں سے ۱۸۹ سرکاری ۲۵۰ قبائلی بندوقیں اور ۸۶۶۲ روپیہ بطور جرمانہ ٹھکر دیا ہے۔ اس پر بیٹے محسودیوں کو انگریزی علاقہ میں آنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس وقت محسودی علاقہ میں اقتصادی حالات روبہ اصلاح ہیں ملک شاہ جی خان کے سوا عبداللہ قبائل کے ملکوں نے صلح کرنے کی درخواست کی ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)